السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت پرحج فرض ہے، جس کی عمر تقریباً ۶۵ سال ہے۔ پاکستان سے سعودیہ تک جانے کےلیے اس کا کوئی محرم نہیں ہے۔ جب کہ سعودیہ میں اس عورت کا بیٹا موجود ہے۔ جو اس کو حج کروا رہا ہے تو کیا اس عورت کا حج درست ہوگا۔ اگر اس کا کوئی جعلی محرم بنا کر حج پر بھیج دیا جائے جب کہ اسی علاقے سے مزید عورتیں بھی حج پر جا رہی ہیں؟۔ (سائل محمد شفیع طاہر، مدینہ منورہ) (۲۰ نومبر ۱۹۹۸ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اگرچہ اہل علم کا اختلاف ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ مذکورہ عورت ثقہ دیندار عورتوں کی جماعت کے ساتھ حج کا سفر اختیار کر سکتی ہے۔ وفات النبی ﷺ کے بعد عہدِ عمر رضی اللہ عنہ میں ازواج مطہرات کا عمل جواز کا مؤید ہے۔ امام شافعی، امام مالک، اوزاعی، ابن سیرین، عطائی، سعید بن جبیر اور دیگر بعض ائمہ رحمہم اللہ جواز کے قائل ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الموطأ'' میں عنوان قائم کیا ہے:

'حَجُّ الْمَرْأَةِ بِغَیْرِ ذِی مَحْرَمٍ۔'

یعنی ''امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس عورت کا خاوند نہیں اور اس نے حج نہیں کیا اگر اس کا کوئی محرم نہ ہو یا ہو مگر ساتھ نہ جاسکے تو وہ عورت فریضۂ حج ترک نہ کرے بلکہ دوسری عورتوں کے ساتھ جائے اور حدیث میں ہے:

'لَاتَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ' (صحیح البخاری، بَابُ ہَلْ عَلَی مَنْ لَمْ یَشْہَدِ الجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ وَغَیْرِہِمْ؟، رقم: ۹۰۰'

''اللہ کی بندیوں کو مسجدوں سے مت روکو۔''

حدیث ہذا کا سبب اگرچہ خاص ہے لیکن قاعدہ مسلّم ہے:

'اَلْعِبْرَةُ بِعُمُومِ اللَّفْظِ لَا بِخُصُوصِ السَّبَبِ۔'

''لہٰذا فرضی تقاضا پورا کرنے کا کوئی حرج نہیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 346

محدث فتویٰ